16 مارچ 1961

ازعدالت الاعظمیٰ

پی۔وی۔بھیم سیناراؤ

بنام

سریگری پیڈ ایلاریڈی اوردیگران

(پی۔بی۔گجیندرگڈکراورکے۔این۔وانچو،جسٹسز)

انعام گرانٹ۔ ذاتی،خدمت کے بوجھ سے گرانٹی کے ذریعے علیحدگی اورسروس بندکردی گئی۔اگر ریونیوحکام کے ذریعہ دوبارہ قابل ادائیگی ہو۔مدراس ہندومذہبی اوقاف ایکٹ،نمبر-II آف 1927 کا، دفعہ 44-بی(I)،44 -بی(2)(اے)(I)اور(II)،بورڈکااسٹینڈنگ آرڈر 54۔

متنازعہ جائیداد مدعی کے مفاد میں پیشروؤں کے آباؤاجداد کو انعام میں بعض مندروں میں پرک خدمت انجام دینے کے لیے دی گئی تھی لیکن عطیہ دہندگان نے جائیداد کے کافی حصے کو الگ کر دیا اور پرک خدمت انجام دینا بند کر دیا۔ٹرسٹیز کی طرف سے مدراس ہندو مذہبی اوقاف ایکٹ 1927 کی دفعہ 44-بی-(2)(اے)(i)اور(ii) کے تحت پیش کیے جانے پر ریونیوحکام نے تحقیقات روکنے کے بعدانعام کی زمینوں کودوبارہ شروع کرنے کاحکم دیااورانہیں مندرکودوبارہ عطاکیا۔اس کے بعدعلیوں نے ایک مقدمہ دائرکیاجس میں ان کی بنیادی دلیل یہ تھی کہ ریونیوحکام کے پاس ایکٹ کے انعام انڈر دفعہ 44-بی کودوبارہ شروع کرنے کاحکم دینے کاکوئی دائرہ اختیارنہیں تھاجوان شرائط میں ہے:-

"کوئی تبادلہ،تحفہ،فروخت یارہن اورپانچ سال سے زیادہ کی مدت کے لیے کوئی لیز،پورے یاکسی انعام کے کسی حصے کاجوکسی خیراتی ادارے یاخدمت کی انجام دہی کے لیے دیاگیاہواورجسے برطانوی

حکومت نے تصدیق یا تسلیم کیا ہو، کالعدم ہوگا۔

ٹرائل کورٹ اور ہائی کورٹ دونوں نے اپیل پر فیصلہ دیا کہ انعام ایک ذاتی انعام ہے جس پر مندر کی خدمت کا بوجھ ہے اور یہ مقدمہ ایکٹ کی دفعہ 44-بی کے تحت نہیں آتا ہے۔ٹرسٹیز کی طرف سے ہائی کورٹ کے سرٹیفکیٹ کے ساتھ اپیل پر۔

فرض کیا گیا کہ زمین کے استعمال سے معاوضے کے لیے کسی عہدے کے لیے گرانٹ اور سروس کے بوجھ سے زمین کی گرانٹ کے درمیان فرق یہ ہے کہ پہلا سروس گرانٹ کا معاملہ ہے اور جب سروس انجام نہیں دی جاتی ہے تو دوبارہ قابل ادائیگی ہوتا ہے۔مؤخر الذکر اس طرح کی سروس گرانٹ نہیں ہے بلکہ کسی شخص کے حق میں گرانٹ ہے حالانکہ سروس کا بوجھ ہے اور اس کی بحالی اس بات پر منحصر ہوگی کہ آیا وہ حالات جن میں گرانٹ دی گئی تھی وہ اس شرط کو قائم کرتی ہے کہ اگر سروس انجام نہیں دی گئی تھی تو وہ دوبارہ قابل ادائیگی تھی۔

شریمنت لکھم گوڑا بمقابلہ راؤ شا ہکب بسونترا ؤ، (1931) ایل ایکس آئی ایم ایل جے 449، حوالہ دیا گیا۔

اگرچہ ایک وسیع تشریح پر دفعہ 44-بی (ا) میں خدمت کے بوجھ سے دوچار ذاتی انعامات بھی شامل ہوسکتے ہیں لیکن یہ واقعی مندر یا مٹھ یا انعام کے مقصد کے لیے براہ راست مندر یا خدمت کے انعامات تک محدود ہے جس کی پوری آمدنی خیرات کے لیے ہے اور اس میں خدمت کے بوجھ سے دوچار ذاتی انعامات شامل نہیں ہیں۔اس طرح کے انعامات سے بورڈ کے اسٹینڈنگ آرڈر 54 کلاس (بی) کے تحت نمٹا جاتا رہے گا جیسا کہ اس حکم میں ترمیم کے ذریعے متعارف کرایا گیا ہے۔

دیوانی اپیل کا دائرہ اختیار : 1957 کی سول اپیل نمبر 752۔

1949 کی دوسری اپیل نمبر 312 میں مدراس ہائی کورٹ کے 8 جنوری 1954 کے فیصلے اور فرمان سے اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے اے وی وشوناتھ شاستری اور ٹی وی بی ٹاٹا چاری۔

جواب دہندگان کے لیے پی سوما سندرم اور ٹی ستیہ نارائن۔

16 مارچ 1961 عدالت کا فیصلہ ذریعے دیا گیا تھا

جسٹس وانچو—آندھرا پردیش ہائی کورٹ کی طرف سے دیے گئے سرٹیفکیٹ پر یہ اپیل مدراس ہندو ریلیجیئس اینڈومنٹ ایکٹ نمبر 44–بی (I) کی تشریح پر سوال اٹھاتی ہے۔ 1927 کا II (جسے اس کے بعد ایکٹ کہا جاتا ہے)۔ نقطہ اس طرح پیدا ہوتا ہے۔ متنازعہ جائیداد اصل میں ضلع کرنول کے نندیال تعلقہ کے گاؤں پنیام کے پگوڈوں (مندروں) میں پراک کی خدمت انجام دینے کے لیے مدعی—جواب دہندگان کے مفاد میں پیشروؤں کے آباؤ اجداد کو انعام میں دی گئی تھی۔ اس انعام میں زمین کے عطیہ دہندگان نے اس کے کافی حصے کو الگ کر دیا اور پراک کی خدمت بھی بند کر دی۔ نتیجتاً، پنیام کے مندروں کے ٹرسٹیز نے ذیلی کلکٹر کو ایکٹ کی دفعہ 44–بی–(2)(اے)(i) اور (ii) کے تحت زمینوں کی بحالی اور مندروں کو ان کی دوبارہ منظوری کے لیے اس بنیاد پر درخواست دی کہ انعام رکھنے والوں نے جائیداد کو الگ کر دیا ہے اور وہ ان کی مطلوبہ خدمات انجام دینے میں ناکام رہے ہیں۔ ان الزامات کی تحقیقات کی گئی، اور ریونیوڈویژنل آفیسر نندیال کی طرف سے یہ فیصلہ کیا گیا کہ انعام پراک سروس فراہم کرنے کی شرط پر دیا گیا تھا اور یہ کہ خدمت انجام دینے میں ناکامی پر شرط کی خلاف ورزی ہوئی تھی اور یہ بھی کہ انعام میں شامل زمینوں کو ایکٹ کی دفعہ 44–بی (2)(اے)(آئی) کے تحت آنے والے انداز میں الگ کر دیا گیا تھا۔ ان نتائج پر انعام کی زمینوں کو دوبارہ شروع کرنے کا حکم دیا گیا اور پنیام گاؤں کے مندروں کو انعام دوبارہ دیا گیا۔ علمبرداروں نے اس معاملے کو کلکٹر کے پاس اپیل میں لے لیا لیکن ناکام رہے۔ اس کے بعد انہوں نے مقدمہ دائر کیا جس میں سے موجودہ اپیل سامنے آئی ہے اور ان کی بنیادی دلیل یہ تھی کہ ریونیو حکام کے پاس دفعہ 44–بی کے تحت انعام کو دوبارہ شروع کرنے کا حکم دینے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں تھا۔ ٹرسٹیز جو اس کے مدعا علیہان تھے، نے اس مقدمے کی مخالفت کی اور ان کا مقدمہ یہ تھا کہ انعام ایک مذہبی خدمت کا انعام تھا جو خدمت کی کارکردگی کے لیے معاوضہ تھا اور متبادل طور پر یہ کہ اگر گرانٹ ذاتی انعام بھی ہو، جو پرک خدمت کی کارکردگی کا بوجھ ہو، تو گرانٹ سروس کی کارکردگی پر مشروط تھی اور چونکہ اس ذمہ داری کی خلاف ورزی ہوئی تھی، اس لیے دفعہ 44–بی کے تحت دوبارہ شروع کرنے اور دوبارہ گرانٹ دینے کو جائز قرار دیا گیا۔

کچھ ابتدائی حقائق اب تنازعہ میں نہیں ہیں۔تمام عدالتوں کی طرف سے یہ پایا گیا ہے کہ انعام گرانٹ دونوں وارموں پر مشتمل ہے۔ یہ بھی پایا گیا ہے کہ انعامدار کو دی جانے والی گرانٹ اس کے لیے ذاتی تھی حالانکہ اس پر پرک سروس کا بوجھ تھا نہ کہ خدمت انعام کے معنی میں انعام جو کسی عہدے کی تنخواہیں تشکیل دیتا ہے۔اس نتیجے پر کہ انعام ایک ذاتی انعام تھا جس پر مندر کی خدمت کا بوجھ تھا، ٹرائل کورٹ نے فیصلہ دیا کہ یہ مقدمہ ایکٹ کی دفعہ 44-بی کے تحت نہیں آتا ہے۔اپیل پر ضلعی عدالت نے ٹرائل کورٹ کے حکم نامے کی تصدیق کی۔ دوسری اپیل پر ہائی کورٹ میں دونوں وارموں کے انعام کے ہونے کے نتیجے کا مقابلہ نہیں کیا گیا اور یہ تسلیم کیا گیا کہ یہ ذاتی انعام تھا جس پر خدمت کا بوجھ تھا۔ وہاں صرف ایک سوال جو مشتعل تھا وہ یہ تھا کہ آیا معاملہ دفعہ 44-بی کے چاروں کونوں میں آئے گا چاہے موجودہ معاملے میں جو انعام دیا گیا تھا وہ مندر کی خدمت کے بوجھ سے دوچار دونوں وارموں کا ذاتی انعام ہو۔ ہائی کورٹ نے ٹرسٹیز کے خلاف فیصلہ سنایا اور اپیل کو مسترد کر دیا۔اس کے بعد ٹرسٹیز جو ہمارے سامنے اپیل کنندہ ہیں، نے ایک سرٹیفکیٹ کے لیے درخواست دی جو نہیں دیا گیا تھا؛ اور اس طرح یہ معاملہ ہمارے سامنے آیا ہے۔

دفعہ 44-بی (1) ان شرائط میں ہے :-

" کوئی تبادلہ، تحفہ، فروخت یا رہن، اور پانچ سال سے زیادہ کی مدت کے لیے کوئی بھی لیز، پورے یا کسی انعام کے کسی حصے کا جو کسی خیراتی ادارے یا خدمت کی انجام دہی کے لیے دیا گیا ہو اور جسے برطانوی حکومت نے تصدیق یا تسلیم کیا ہو، کالعدم ہوگا۔

غور طلب سوال یہ ہے کہ کیا کسی مندر کی خدمت کے بوجھ سے دوچار ذاتی انعام کو" مندر سے منسلک خدمت کی انجام دہی کے لیے دیا گیا کوئی انعام" کے الفاظ کے معنی میں کہا جا سکتا ہے۔اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ دفعہ 44-بی (ا) میں استعمال ہونے والے الفاظ بہت وسیع اہمیت کے حامل ہیں اور زمین کی کوئی بھی ذاتی گرانٹ، چاہے وہ کتنی ہی بڑی ہو، اگر اس پر کسی مندر کی خدمت کا بوجھ ہو، چاہے وہ کتنی ہی چھوٹی ہو، ان الفاظ کے معنی کے اندر ہوگی اور اس لیے دفعہ 44-بی (ا) کی شرائط کے اندر آئے گی۔ ہائی کورٹ نے دفعہ 44-بی (ا) میں استعمال ہونے والے الفاظ کی اس وسیع ترتعمیر کو مسترد کر دیا ہے، اور ہم صحیح سمجھتے ہیں۔کسی عہدے کے لیے زمین کے استعمال سے معاوضے کے لیے گرانٹ اور خدمت کے بوجھ سے دوچار زمین کی گرانٹ کے درمیان فرق ہندو قانون میں اچھی طرح سے جانا جاتا ہے۔ سابقہ سروس گرانٹ کا معاملہ ہے اور جب سروس انجام نہیں دی جاتی ہے تو اسے دوبارہ جمع کیا جاتا ہے۔ مؤخر

الذکر اس طرح کی سروس گرانٹ نہیں ہے بلکہ کسی شخص کے حق میں گرانٹ ہے حالانکہ اس پر سروس کا بوجھ ہے اور اس کی بحالی اس بات پر منحصر ہوگی کہ آیا جن حالات میں گرانٹ دی گئی تھی وہ اس شرط کو قائم کرتی ہے کہ اگر سروس انجام نہیں دی گئی تھی تو وہ دوبارہ قابل ادائیگی تھی: (دیکھیں شریمنت لکھم گوڑا بسپر بھو سر دیسائی بمقابلہ راؤ صاحب بسونت راؤ عرف انا صاحب سوبیدار اور دیگر ((1931) ایل ایکس آئی ایم ایل جے 449)۔لہذا سوال یہ ہے کہ کیا دفعہ 44–بی میں صرف پہلی قسم کی گرانٹ (یعنی سروس گرانٹ) کا احاطہ کیا گیا ہے نہ کہ خدمت کے بوجھ سے دو چار ذاتی گرانٹ کا۔

ایکٹ میں دفعہ 44–بی متعارف کرانے سے پہلے، مدراس میں خیراتی اور مذہبی اداروں کے حق میں گرانٹ کی شرط کا نفاذ بورڈ کے اسٹینڈنگ آرڈر 54 کا سہارا لے کر کیا جاتا تھا۔اس حکم نامے کے پیراگراف 1 کے تحت ریونیو افسران پر یہ فرض عائد کیا گیا تھا کہ وہ دیکھیں کہ انعام کمشنر کی طرف سے کسی بھی مذہبی اور خیراتی ادارے کو فراہم کی جانے والی خدمات کے فائدے کے لیے تصدیق شدہ انعامات گرانٹ کی شرائط کو پورا کیے بغیر حاصل نہ کیے جائیں۔اس کے پیراگراف 2 کے تحت، مذہبی اور خیراتی انعامات اس بنیاد پر دوبارہ شروع کیے جانے کے ذمہ دار تھے کہ زمین کا پورا یا ایک حصہ اس ادارے یا خدمت سے الگ کر دیا گیا تھا یا اس سے محروم ہو گیا تھا جس سے وہ کبھی تعلق رکھتا تھا یا یہ کہ گرانٹ کی شرائط پر عمل نہیں کیا گیا تھا۔آرڈر میں ان حکام کے لیے بھی التزام کیا گیا تھا جو دوبارہ شروع کرنے کے اختیار کا استعمال کریں گے۔اس حکم نامے کی مزید دفعات سے پتہ چلتا ہے کہ عام طور پر ارادہ انعام کی شرائط کو پورا کرنے میں ناکامی کی صورت میں بھی انعامدار کو بے دخل کرنے کا نہیں تھا لیکن زمین کا مکمل جائزہ لیا گیا اور کھوئی ہوئی خدمت کے بدلے تشخیص ادارے کو دستیاب کرائی گئی۔خدمت کے بوجھ سے دو چار ذاتی انعامات کے معاملے میں، خاص طور پر علیحدگی کے ساتھ یا اس کے بغیر خدمت کی عدم کارکردگی کی صورت میں جو عام طور پر دوبارہ شروع کیا جاتا تھا، وہ گرانٹ کا وہ حصہ تھا جو خدمت کے بوجھ کی قدر کی نمائندگی کرتا تھا نہ کہ وہ جو ذاتی تھا اور اس کورس میں کوئی ناانصاف نہیں تھا کیونکہ جیسا کہ ہم پہلے ہی کہہ چکے ہیں کہ خدمت کے بوجھ سے دو چار ذاتی انعام کسی فرد کو اپنے لیے دیا گیا تھا حالانکہ اسے مندر میں کچھ خدمات انجام دینے کی ضرورت تھی۔لہذا، اگر وہ ایسا کرنے میں ناکام رہا تو انعام کے ایسے حصے کی بحالی ہو سکتی ہے جو خدمت کا بوجھ ظاہر کرے اور باقی اس پر چھوڑ دے۔

اسی پس منظر میں ہمیں 1934 میں ایکٹ میں متعارف کرائی گئی دفعہ 44–بی (ا) کا جائزہ لینا ہے اور یہ دیکھنا ہے کہ آیا خدمت کے بوجھ سے دو چار ذاتی انعامات کو اس کے دائرے میں شامل کیا گیا

ہے یا نہیں۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ ایکٹ میں دفعہ 44-بی (ا) کے تعارف پر بی ایس او 54 میں ترمیم کی گئی اور مذہبی اور خیراتی انعامات جو اس وقت تک اس کے زیر انتظام تھے، کو دو طبقات میں تقسیم کیا گیا، یعنی-

((ا) کسی ہندو مٹھ یا مندر سے منسلک خیراتی کام یا خدمت انجام دینے کے لیے دیے گئے انعامات؛ اور

(ب) کلاس کے تحت نہ آنے والے انعامات (ا)

کلاس (اے) کے تحت آنے والے انعامات کو ایکٹ کی دفعات کے تحت چلایا جانا تھا جبکہ کلاس (بی) کے تحت آنے والے انعامات کو پہلے کی طرح بی ایس او 54 کے ذریعے چلایا جانا تھا۔ یہ ترمیم یہ بھی ظاہر کرے گی کہ تمام مذہبی انعامات، یعنی انعامات جن کا مندر یا دیگر مذہبی ادارے سے کوئی معمولی تعلق تھا، دفعہ 44-بی کے تحت نہیں چلائے جائیں گے اور صرف وہ انعامات جو ہندو مٹھ یا مندر سے منسلک خیراتی یا خدمت کی کارکردگی کے لیے دیے گئے تھے، دفعہ 44-بی کے تحت نمٹائے جائیں گے جبکہ دیگر اب بھی بی ایس او 54 کے زیر انتظام ہوں گے۔ لہذا ہم ہائی کورٹ سے اتفاق کرتے ہیں کہ یہ تاریخ دفعہ 44-بی (ا) کی تشریح کا اشارہ دیتی ہے اور تجویز کرتی ہے کہ اگرچہ دفعہ 44-بی میں استعمال ہونے والے الفاظ وسیع تشریح کے لیے کھلے ہیں، لیکن اس کا ارادہ صرف ان انعامات کو اس کے دائرہ کار میں لانا تھا جو براہ راست مندر کو دیے گئے تھے اور ان انعامات کو بھی جو کسی مٹھ یا مندر سے منسلک خیراتی یا خدمت کی انجام دہی کے لیے دیے گئے تھے، یعنی خدمت انعام یا ایسے انعامات جن کی پوری آمدنی خیرات کے لیے تھی، نہ کہ وہ انعامات جو ذاتی انعامات تھے حالانکہ مندر یا مٹھ کی کسی خدمت کے بوجھ تھے۔ جیسا کہ ہم پہلے ہی کہہ چکے ہیں کہ خدمت کے بوجھ سے دوچار ذاتی انعام کے تحت دی گئی زمین بہت بڑی ہوسکتی ہے اور متوقع خدمت بہت معمولی ہوسکتی ہے، اور یہ مقننہ کا ارادہ نہیں ہوسکتا تھا جب اس نے دفعہ 44-بی (ا) نافذ کی تھی کہ معمولی خدمت کے ساتھ بڑے ذاتی انعامات کو دوبارہ شروع کیا جائے اور دفعہ 44-بی (ا) کے تحت مندر کو دوبارہ عطا کیا جائے کیونکہ وہ خدمت انجام دینے میں ناکامی جس کے ساتھ گرانٹ کا بوجھ تھا۔ اس سے اس دلیل کی صداقت پر کوئی فرق نہیں پڑے گا چاہے منسلک خدمت انعام کے ایک بڑے حصے کو جذب کرلے اور صرف ایک چھوٹا حصہ عطیہ دہندہ کے لیے چھوڑ دے۔

یہ نتیجہ ہماری رائے میں نافذ ہے اگر ہم دفعہ 44-بی (2) (اے) کی شق (iii) پر نظر ڈالیں جو اس بنیاد پر انعام کو دوبارہ شروع کرنے کی اجازت دیتی ہے کہ یا تو مٹھ یا مندر کا وجود ختم ہو گیا ہے یا زیر

بحث خدمت کسی بھی طرح سے ناممکن ہوگئی ہے۔اب یہ مقننہ کاارادہ نہیں ہوسکتا تھا، جہاں ایک انعام کو ذاتی انعام کے طور پر دیا گیا تھا حالانکہ اس پر مندر یا مٹھ کی کچھ خدمت کا بوجھ تھا، کہ اس طرح کے انعام کو صرف اس وجہ سے دوبارہ شروع کیا جائے کہ مٹھ یا مندر کا وجود ختم ہوگیا ہے یا کسی اور وجہ سے خدمت انجام دینا ناممکن ہوگیا ہے۔خدمت کے ساتھ ذاتی انعام کے بوجھ کی نوعیت یہ ہے کہ یہ اس فرد کے لیے ہے جسے یہ دیا جاتا ہے حالانکہ فرد کو مندر کی بھی کچھ خدمت کرنی پڑتی ہے۔مقننہ کا یہ ارادہ نہیں ہوسکتا تھا کہ جب اس نے دفعہ 44-بی (2) (اے) (3) نافذ کی تو اس طرح کے انعام کو بھی دوبارہ شروع کیا جائے جب مٹھ یا مندر کا وجود ختم ہو جائے۔لیکن یہ نتیجہ ہوگا اگر اپیل گزاروں کی طرف سے پیش کی گئی وسیع تشریح کو قبول کرلیا جائے۔ایسی صورت میں واضح طور پر گرانٹ کے ذاتی حصے کو سروس کے حصے سے الگ کرنا پڑتا ہے اور اگر سروس انجام نہیں دی جاتی ہے تو یہ صرف سروائس کا حصہ ہے جو دوبارہ شروع ہونے کا ذمہ دار ہے۔مزید اگر ہم دفعہ 44-بی (2) (ایف) (آئی) پر نظر ڈالیں تو اس میں کہا گیا ہے کہ جہاں دفعہ 44-بی (آئی) کے تحت انعام دوبارہ شروع کیا جاتا ہے اسے متعلقہ مندر یا مٹھ کو عطیہ کے طور پر دوبارہ دیا جائے گا۔خدمت کے بوجھ سے دوچار ذاتی انعام کی صورت میں اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اگر خدمت انجام نہیں دی جاتی ہے تو پورا انعام دوبارہ شروع ہونے کا ذمہ دار ہوگا اور اسے مندر کو دوبارہ دیا جائے گا، حالانکہ انعام کسی فرد کو دیا گیا تھا اور جس خدمت کے ساتھ اس پر بوجھ ڈالا گیا تھا وہ معمولی ہوسکتا ہے، انعام کی بقیہ آمدنی فرد کو ذاتی گرانٹ کے طور پر دی جائے گی۔لہٰذا جب دفعہ 44-بی (2) (ایف) (آئی) مندر کو دوبارہ شروع کیے گئے انعام کی دوبارہ منظوری کا التزام کرتی ہے تو یہ فرض کیا جاتا ہے کہ پورا انعام مندر کی خدمت کے لیے تھا اور اس میں ذاتی گرانٹ کا کوئی عنصر نہیں تھا۔یہ اس بنیاد پر ہے کہ ہم مندر کو دوبارہ شروع کیے گئے انعام کی دوبارہ منظوری کو سمجھ سکتے ہیں، لفظ "دوبارہ عطا" کے پیچھے یہ خیال ہے کہ اصل میں بھی یہ مندر کے لیے خدمت انعام کے طور پر دیا گیا تھا۔اسی طرح، دفعہ 44-بی (2) (ایف) (ii) میں کہا گیا ہے کہ جہاں مٹھ یا مندر کا وجود ختم ہوگیا ہے اور اس بنیاد پر انعام دوبارہ شروع کیا گیا ہے، اسے بورڈ کو اس طرح کے مذہبی، تعلیمی یا خیراتی مقاصد کے لیے مختص کرنے کے لیے بطور عطیہ دوبارہ دیا جائے گا جو اس طرح کے مٹھ یا مندر کے مقاصد سے مطابقت نہیں رکھتے، جیسا کہ بورڈ ہدایت کرے۔یہاں ایک بار پھر ہمیں ایسا لگتا ہے کہ مقننہ یہ ارادہ نہیں کرسکتا تھا کہ کسی فرد کو دیا گیا ذاتی انعام اگرچہ خدمت کے بوجھ سے دوچار ہو لیکن اسے دوبارہ شروع کیا جائے جب مندر کا وجود ختم ہوگیا ہو اور خدمت انجام نہیں دی جاسکی ہو اور اسے بورڈ کے ذریعے ایسے مقاصد کے لیے بطور اوقاف لیا جائے جو بورڈ

ہدایت کرے۔اس طرح کی شق خدمت کے بوجھ سے دو چار ذاتی انعام کے ذاتی حصے کو مکمل طور پر نظر انداز کر دے گی۔لہذا، ہائی کورٹ کا یہ نظریہ کہ دفعہ 44-بی (ا)، اگرچہ ایک وسیع تشریح پر اس میں خدمت کے بوجھ سے دو چار ذاتی انعامات بھی شامل ہو سکتے ہیں، واقعی مندر یا خدمت کے انعامات کو براہ راست مندر یا خدمت کے انعامات تک محدود ہے، جس کی پوری آمدنی خیرات کے لیے ہے اور اس میں خدمت کے بوجھ سے دو چار ذاتی انعامات شامل نہیں ہیں، درست ہے۔اس طرح کے انعامات کو بی ایس او 54، کلاس (بی) کے تحت نمٹا جاتا رہے گا جیسا کہ اس حکم میں ترمیم کے ذریعے متعارف کرایا گیا ہے۔اس نقطہ نظر میں، اس اپیل میں کوئی طاقت نہیں ہے اور اسے اخراجات کے ساتھ مسترد کر دیا جاتا ہے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.05.09 16:03
I am the author of this document